اداریہ

پنجاب میں دہشت گردی کی لہر

..... لمحۂ فکریہ

ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقصٍ من الاموال والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

یوں تو ایک عرصہ سے وطنِ عزیز میں حالات غیر تسلی بخش ہیں۔ خاص کر سندھ میں تو آگ اور خون کا کھیل اپنے عروج پر رہے۔ لسانی اور قومیتی سیاست کا بازار گرم ہے اور اس کی آڑ میں انسانیت کی تذلیل و رسوائی اس انتہا کو پہنچ گئی ہے کہ سب سے ارزاں صرف اور صرف حضرت انسان رہ گیا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ حالات سیاسی جماعتوں کے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے پیدا کیے جاتے ہیں اور اس سلسلے میں بے گناہ شہری سینکڑوں کی تعداد میں موت کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ غیر ملکی تخریب کار اس موقعہ سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اب یہ آگ پھیلتی ہوئی پنجاب تک آ چکی ہے اور اس کا پہلا شکار بدقسمتی شیخ اسماعیل کا خاندان بنا اور نیز ۵ بے گناہ معصوم اور بچوں کو بے دردی سے ذبح کر ڈالا گیا اور ہنستے بستے گھر کو چند لمحوں میں برباد و ویران کر دیا۔ ابھی یہ دکھ اور غم تازہ ہی تھا کہ شیخوپورہ میں زاہد بشیر صاحب کے خوبصورت گلشن کو اجاڑ دیا گیا۔ اور ان کی والدہ، بیوی اور دو بچوں سمیت چھ افراد کو انتہائی وحشیانہ طریقے سے ذبح کیا گیا اور اخباری اطلاعات کے مطابق دہشت گردوں نے قتل کی واردات کے علاوہ گھر کی کسی چیز کو چھوا تک نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مقصد لوگوں میں خوف و ہراس پھیلانا کہ پنجاب کے عوام کو سڑکوں پر لانے کے سوا کچھ نہیں

تاکہ حالات سیاسی طور پر بھی دگرگوں بنے جائیں۔ حالانکہ لاہور اور بیجو پورہ میں معصومین کے خاندان کا کسی سے کوئی جھگڑا یا دشمنی نہیں۔ اور نہ ہی کوئی سیاسی رنجش......
تخریب کاروں نے تو محض دہشت گردی کے لیے ان بے گناہوں کو موت کے گھاٹ تاکہ لوگوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو۔ اور وہ حکومت پنجاب سے بددل ہو کر اس کی تبدیلی کا مطالبہ کریں۔ اور ملک میں سیاسی عدم استحکام پیدا ہو۔ جس سے یقیناً زندگی کے تمام شعبے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

حکومت پنجاب نے ان واقعات کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ اور ہنگامی بنیادوں پر تحقیقات شروع کی ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے خود بھی اس کا نوٹس لیا ہے اور مجرموں کو جلد گرفتار کرنے اور ان کو عبرتناک سزا دینے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

لیکن ہم اس موقعہ پر حکومتِ وقت کی توجہ بعض امور کی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ واقعات دہرائے جاتے ہیں۔

۱۔ اس سے قبل جتنے بھی دہشت گردی کے واقعات ہوئے اور بیسیوں جانیں ضائع ہوئیں حکومت نے سنجیدگی سے ان کا کبھی نوٹس نہیں لیا اور نہ ہی مجرموں کو گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ اگر کہیں مجرم پکڑے بھی گئے تو انہیں طویل عدالتی کارروائیوں سے گزارا ہے جس کی وجہ سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی اور لوگوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہوا۔

۲۔ تخریب کاری کے واقعات ہونے کے باوجود حکومت نے ان کے تحفظ کے لیے کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیے۔ محلوں اور کالونیوں میں جہاں ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں اگر کوئی پولیس کی گشت نہیں اور نہ ہی لوگوں کو ان تخریب کاروں کی دہشت گردی سے بچنے کی تراکیب بتائی جاتی ہیں، الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے فحاشی کے پروگرام تو بڑے اہتمام سے نشر ہو رہے ہیں مگر مجال ہے کہیں ایسے موضوعات پر کوئی پروگرام نشر ہوا ہو۔